بائیس میں سے دو

محمد قیوم میو
ایوب منزل، کریم نگر، پوسٹ آفس تاج گنج، آگرہ (یوپی)

''چوبیس گھنٹے میں ایک دو پل ایسے آتے ہیں کہ اس وقت انسان کے دل میں جوخواہش اورتمنا ہوتی ہے وہ فوراً پوری ہوجاتی ہے۔ بہ الفاظ دیگروہ دعا قبول ہونے کا وقت ہوتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ انسان کو ہروقت اپنے دل میں نیک خواہشات اوراچھی تمنائیں رکھنی چاہئیں، لیکن ریلوے پولیس کے ہیڈ رام سنگھ کے دل میں ایک بدتمنا پیدا ہوئی کہ کافی دنوں سے کوئی ٹرین حادثہ میرے علاقے میں نہیں ہوا ہے کاش آج ہوجائے۔

متھرا جنکشن کہرے کی چادراوڑھے یخ بستہ تھا۔ ٹرینوں کی آمدورفت کو اپنی دھندلی نظروں سے دیکھ رہا تھا، میواڑ ایکسپریس دہلی جانے کے لیے بالکل تیار کھڑی تھی۔ لاؤڈ اسپیکر پر باقاعدہ اس کی روانگی کا اعلان ہورہا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد گارڈ نے ہری جھنڈی دکھادی اورٹرین پٹریوں سے رینگنے لگی۔

اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ لوگوں کے دل دہشت اورخوف سے دہل گئے۔ گوا ایکسپریس میواڑ ایکسپریس سے جا ٹکرائی تھی۔ گارڈ جس کا ہاتھ جھنڈی دکھا رہا تھا کٹ کر مع جھنڈی کے نیچے آگرا اورٹرینوں سے چیخنے چلانے کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور چاروں طرف کہرام مچ گیا۔ بوگیاں بری طرح سے ایک دوسرے میں گھس گئی تھیں۔ ریلوے کا سارا عملہ حرکت میں آگیا اورکافی لوگ ادھراُدھر دوڑ پڑے تھے۔ لوگ آواز کی سمت دوڑے جارہے تھے۔

سپاہیوں نے حادثہ کی جگہ کو اپنے حصار میں لے لیا تھا۔ لاشوں اورزخمیوں کونکالنے کا دل خراش دور شروع ہوگیا تھا۔ رام سنگھ نے اپنے جعلی ہمدردوں کوحادثہ کی جگہ چھوڑ دیا تھا اور انہیں سمجھا دیا تھا کہ جہاں کوئی لاوارث، بچہ، بوڑھا مردہ نظر آئے وہ اس موقع پر آہ وبکا کریں۔

حکومت کی طرف سے ورثا کواس موقع پر بڑی رقم ملتی ہے۔ تو تم مرنے والوں کے وارث ہو یہ میں تصدیق کردوں گا۔

رام سنگھ نے پانچ لوگوں کواس کام پر لگا دیا تھا اس میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ رام سنگھ کے سارے لوگ جگہ جگہ پر بیٹھے زاروقطار رورہے تھے۔ انہوں نے سارا آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ رام سنگھ کی نگاہ اپنے آدمیوں پر لگی ہوئی تھی۔ وہ سبھی انتہائی ہوشیاری سے اداکاری کررہے تھے۔ رام سنگھ یہ دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہورہا تھا اور بے اختیار خود کلامی کے انداز میں کہہ رہا تھا کہ: ''کم بخت کیا ایکٹنگ کررہے ہیں۔ انہیں توکسی ٹی وی سیریل میں کام کرنا چاہیے تھا۔''

وہ اپنی کامیابی پر بے حد خوش تھا۔ اگراس کا ایک تیر بھی ٹھکانے پر لگ گیا تو اس کے وارے نیارے ہوجائیں گے اوروہ مالا مال ہوجائے گا کیوں کہ ورثا کو ملنے والی رقم لاکھوں میں ہوتی ہے۔ اس طرح وہ سارا دن افراتفری

میں گزر گیا۔ بائیس لوگوں کی دردناک موت ہوئی تھی۔ پچاسوں زخمی ہوئے تھے۔رام سنگھ مطمئن وخوش تھا وہ ڈیوٹی سے گھر پہنچا۔

وہ تھک کر چور ہوگیا تھا۔ بیوی نے وردی کے مضبوط بٹن کھولے تو سڑاند کا ایک زبردست بھکا اس کے نتھنوں سے ٹکرایا۔ وہ جلدی سے پیچھے ہٹی اور منہ بناتے ہوئے بولی: ''کیوں جی آج آپ کے بدن سے یہ کیسی بدبو آرہی ہے؟ کیا کسی کٹی خانے سے آرہے ہو۔اس سے پہلے تو کبھی ایسی سڑانداور بدبونہیں آتی تھی۔''

یہ سن کر رام سنگھ تھکے تھکے لہجے میں بولا: ''اری بھاگوان! آج اسٹیشن پر ٹرین ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔کیا تونے ٹی وی پرنہیں دیکھا ہے۔بس اس بھاگ دوڑ میں مرنے والوں کے خون کی بدبووردی میں بھی آگئی ہے،لیکن تجھے معلوم نہیں ہے کہ اس بدبو میں خوشبو بہت ہے۔'' رام سنگھ نے رازدارانہ انداز میں کہا۔

''وہ کیسے......وہ کیسے؟'' بیوی نے پوچھا۔رام سنگھ نے اس کے کان میں کچھ کہا۔اسے سن کر بیوی چیخ سی پڑی۔ بیوی کے چیخنے پر رام سنگھ بے اختیار چونک گیا اور ہکا بکا رہ گیا۔بیوی نے پھر جلدی سے پوچھا۔

''کیا سچ؟اب ہمارانیامکان بن جائے گا۔وہ مکان جو برسوں سے ادھورا پڑا ہے؟'' رام سنگھ نے جواب دیا کہ ''ہاں! بھئی! بھگوان نے آخر ہماری سن لی۔'' اتنا کہہ کر رام سنگھ نہا دھوکر کھانے سے فارغ ہوکر بستر پر لیٹ گیا۔اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی کی خوبصورت اور بڑی بڑی آنکھوں میں گلابی گلابی ڈورے کرنوں کی طرح تیر رہے ہیں۔اس خاموش زبان کووہ سمجھ گیا تھا۔اس نے لائٹ آف کردی اور بیوی اس کے بھاری بوجھ تلے دبتی چلی گئی اب وہ میٹھے میٹھے درد سے سسکیاں بھر رہی تھی۔

صبح رام سنگھ کی آنکھ کھلی تواس نے سب سے پہلے تازہ اخبار اٹھایا۔ پہلا صفحہ حادثے کی خبروں وتصویروں سے بھرا پڑا تھا۔اخبار حادثے کی سچائی بیان کررہا تھا،لیکن ساتھ ہی شہ سرخی یہ بتارہی تھی کہ وزیر ریلوے نے مرنے والوں کی تعدادد واور زخمیوں کی تعداددس بتائی ہے۔مرنے والوں کو دو دولاکھ اور زخمیوں کو پانچ پانچ ہزارروپے دینے کا اعلان کیا ہے۔یہ پڑھ کر رام سنگھ بھونچکارہ گیا۔وہ ریلوے کے وزیر کا فوٹو دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا۔اسے سماج کے حمام میں ایک سے بڑھ کر ایک بڑا ننگا نظر آنے لگا۔

ریلوے وزیر کا فوٹو اس سے کہہ رہا تھا کہ ''مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے۔بچت کرو بچت کرو میں نے بھی ریلوے کے محکمے کی بچت کی ہے ہمارا دیش باہر کے دیشوں کا بہت زیادہ قرض دار ہے۔ہمیں بیاج چکانا ہے۔بیاج چکانا ہے۔ بچت کرو۔بچت کرو میں دیش کا کرن دھارہوں۔اس لیے بائیس میں سے دورہ گئے ہیں۔'' رام سنگھ کے منہ سے غصے میں زوردار چیخ نکلی۔

''نہیں،نہیں'' اوراس نے اخبار پھاڑ کر ہوا میں اچھال دیا۔اخبار کے ٹکڑے جیسے ہی زمین پر گرے اس کا ادھورا بنا ہوا اپنا مکان بھی دھڑام سے زمین پر آگرا اور چور چور ہوگیا۔اس نے کرب سے بھری نظر اٹھا کر اوپر سامنے دیکھا اس کی بیوی رات کی خمار آلودہ نگاہیں لیے کھڑی تھی اور اسے چائے کی پیالی دے رہی تھی،لیکن پیالی اس کے ہاتھ میں کانپ رہی تھی۔''

OO